باب
5

سیاسی جغرافیہ
(Political Geography)

حاصلاتِ تعلّم
(Student's Learning Outcomes)

اس باب کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ قوم، ریاست اور سرحدوں کی وضاحت کر سکیں۔

☆ پاکستان کی جیو اسٹریٹجک اہمیت کو بیان کر سکیں۔

☆ پاکستان اور اس کے ہمسایہ ممالک کے درمیان تعلق کی وضاحت کر سکیں۔

تعارف (Introduction)

سیاسی جغرافیہ انسانی جغرافیہ کی ایک ذیلی شاخ ہے۔ جس میں حکومتوں، ملکوں کی حدود اور محل وقوع کا سیاست پر اثر کے بارے میں علم حاصل کیا جاتا ہے۔ سیاسی جغرافیہ کی اصطلاح پہلی بار فریڈرک ریٹزل (Friedrich Reitzel) نے 1897ء میں استعمال کی۔ 1904ء میں برطانیہ کے جغرافیہ دان سر ہیلفورڈ میکنڈر (Sir Halford Mackinder) نے ایک نظریہ پیش کیا جس میں وسطی ایشیا کی اہمیت بیان کی گئی ہے، جسے ہارٹ لینڈ تھیوری (Heart Land Theory) کہا جاتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

سیاسی جغرافیہ کا باقاعدہ الگ مضمون (Discipline) کے طور پر آغاز 1930 میں ہوا۔ 1942 میں نیکولس سپائیک مین (Nicholas Spykman) نے ہارٹ لینڈ تھیوری (Heart Land Theory) کے مقابلے میں رِم لینڈ (Rimland) کا نظریہ پیش کیا۔

قوم (Nation)

قوم کو انگریزی میں نیشن (Nation) کہتے ہیں جو لاطینی زبان کے لفظ نیشو (Natio) سے ماخوذ ہے جس کے معنی ''پیدائش'' کے ہیں گویا قوم کا تعلق فرد کی پیدائش یا نسل سے ہے۔ لوگوں کا ایک ایسا گروہ جن کا رہن سہن، کھانا پینا، فنِ تعمیر، مذہب، زبان، عقائد اور رسم ورواج ایک جیسے ہوں اسے قوم کہتے ہیں۔

قوم کی تعریف (Definition of Nation)

1- لارڈ برائس(Lord Bryce)

''قوم ایک قومیت ہے جس نے خود کو سیاسی وحدت کے طور پر منظم کرلیا ہو جو آزاد ہو چکی ہو یا آزادی حاصل کرنا چاہتی ہو۔''

2- ہیز(Hayes)

''قومیت اتحاد اور سیاسی آزادی حاصل کرنے کے بعد قوم بن جاتی ہے۔'' ہم آسان الفاظ میں کہہ سکتے ہیں کہ جب قومیت کا جذبہ رکھنے والے لوگ سیاسی طور پر منظم ہوکر آزادی حاصل کر لیتے ہیں تو وہ ایک قوم بن جاتے ہیں۔

قومیت کا مفہوم (Meaning of Nationality)

قومیت دراصل اپنائیت کے ایک ایسے احساس اور جذبے کا نام ہے جو افراد کے مابین مشترکہ نسل، رنگ، مشترکہ مذہب، مشترکہ علاقے، مشترکہ زبان اور مشترکہ روایات و مقاصد کی بنا پر پیدا ہوتا ہے۔ اس جذبے کی بنا پر لوگ اپنے آپ کو دوسروں سے الگ اور خود کو ایک رشتے میں منسلک سمجھتے ہیں۔

قومیت کی تعریف(Definition of Nationality)

1- گلکرائسٹ(Gilchrist)

''قومیت ایک روحانی جذبہ ہے جو ان افراد میں جنم لیتا ہے جو عام طور پر ایک ہی نسل سے تعلق رکھتے ہوں۔ ایک ہی علاقے میں رہتے ہوں مشترکہ زبان، مذہب، تاریخ، روایات اور سیاسی مقاصد و اتحاد کے متعلق یکساں نظریات کے حامل ہوں۔''

2- گارنر(Garner)

''افراد میں قومیت کی خصوصیات اس وقت جنم لیتی ہیں جب ان میں بعض رشتوں میں منسلک ہونے کا شعور پیدا ہو جاتا ہے اور اسی شعور کی بنیاد پر وہ خود کو ایک الگ معاشرتی وحدت تصور کرتے ہیں۔''

قوم کا تصور

قوم اور قومیت میں فرق (Difference Between Nation and Nationalism)

قوم اور قومیت کی تعریف سے دونوں کے مابین فرق واضح ہو جاتا ہے۔قوم کی اصطلاح ہم سیاسی معنوں میں استعمال کرتے ہیں جب کہ قومیت بعض مشترکہ خصوصیات کی بنا پر پیدا ہونے والا جذبہ یا احساس ہے۔ یہ ہی جذبہ جب سیاسی طور پر افراد کو منظم کر دیتا ہے تو ایک قومیت رکھنے والے افراد ایک قوم بن جاتے ہیں۔

ریاست (State)

ریاست کا تصور چند ہزار سال پہلے منظر عام پر آیا۔قدیم یونانی ریاستیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت سے تین چار سو سال پہلے وجود میں آئیں۔ یہ دور قبل از مسیح کہلاتا ہے۔اس سے پہلے لوگ قبائلی انداز میں رہ رہے تھے۔ قدیم یونانی ریاستیں الگ الگ آبادیاں تھیں۔ یونان کے اندر قریباً 158 ایسی ریاستیں قائم تھیں، جنھیں شہری ریاستیں (City States) پکارا جاتا تھا۔ یونانیوں کے بعد رومیوں نے ریاستوں کو وسیع تر شکل دی۔جنگوں اور فتوحات کی بدولت چھوٹی چھوٹی ریاستیں بڑی ریاستوں کا حصہ بن گئیں۔ پانچویں صدی عیسوی میں خود مختار، مقتدر اور آزاد ریاستیں (States) قائم ہوئیں۔

ریاست کی تعریف (Definition of State)

-1 ارسطو (Aristotle)

’’خاندانوں اور دیہاتوں کا ایسا اجتماع جس میں افراد خود کفیل اور خوشیوں بھری زندگی گزاریں، ریاست کہلاتا ہے۔‘‘

-2 لاسکی (Laski)

’’دوسرے اداروں پر حاوی ادارہ ریاست کہلاتا ہے جس میں عوام حکومت اور رعایا میں منقسم ہوں اور اُن کے پاس مخصوص علاقہ ہو۔‘‘

-3 وڈرو ولسن (Woodrow Wilson)

’’افراد کا کسی مخصوص علاقے میں قانون کی خاطر منظم ہونا ریاست کہلاتا ہے۔‘‘

-4 گارنر (Garner)

’’ریاست افراد کی ایک ایسی تنظیم کا نام ہے جو ایک مخصوص علاقے پر قابض ہو، بیرونی کنٹرول سے آزاد ہو اور وہاں ایک منظم حکومت قائم ہو ایسی حکومت جس کی اطاعت عوام کی اکثریت عادتاً کرتی ہو۔‘‘

ریاست کے ضروری عناصر (Elements of State)

ریاست کے ضروری عناصر کی تفصیل ذیل میں دی گئی ہے:

-1 آبادی (Population)

ریاست انسانوں کے لیے بنائی جاتی ہے، اس لیے آبادی اس کا اہم عنصر ہے۔ آبادی کے بغیر ریاست کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ہر ریاست میں شہری ہوتے ہیں، جنھیں ریاست کی جانب سے حقوق دیے جاتے ہیں۔ ماہرین نے آبادی کے بارے میں ایک فارمولا تسلیم کیا کہ ریاست کی آبادی اُس کے وسائل سے ہم آہنگ ہونی چاہیے۔ قدیم یونانی ریاستوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے افلاطون نے ایک مثالی ریاست کی آبادی پانچ ہزار چالیس (5040) مقرر کی۔ روسو نے مثالی آبادی دس ہزار (10,000) ٹھہرائی ہے۔ آج کی جدید ریاستیں افلاطون اور ارسطو کی شہری ریاست کے تصور سے بہت بڑی ہو گئی ہیں۔ بقول ارسطو: آبادی نہ زیادہ ہو نہ کم بلکہ ملکی وسائل سے مطابقت رکھتی ہو۔

-2 علاقہ (Territory)

علاقہ کے بغیر ریاست مکمل نہیں ہوتی۔ ریاست ایک ادارہ ہے جس کے لیے سرزمین لازم ہے۔ علاقہ کے حوالے سے بھی آبادی کی طرح یہ سوال ابھرتا ہے کہ ایک ریاست کا علاقہ کتنا ہونا چاہیے؟ موجودہ دور میں دنیا کی کئی ریاستیں ایسی ہیں، جن کا رقبہ بہت کم ہے اور بہت سی ریاستیں ایسی بھی ہیں جن کا رقبہ بہت زیادہ ہے مثلاً ویٹی کن سٹی (Vatican City) کا رقبہ صرف 0.44 مربع کلومیٹر اور مناکو (Monaco) کا رقبہ صرف 2.02 مربع کلومیٹر ہے۔ روس (Russia) اور چین (China) جیسی بڑی ریاستیں بھی ہیں۔ روس کا رقبہ قریباً 17.13 ملین مربع کلومیٹر اور چین کا رقبہ قریباً 9.6 ملین مربع کلومیٹر ہے۔

-3 حکومت (Government)

حکومت وہ ادارہ ہے جس کے ذریعے ریاست میں پورا نظم و نسق چلایا جاتا ہے۔ عوام کو منظم اور محفوظ زندگی گزارنے میں مدد دینے کے لیے اصول و ضوابط ضروری ہوتے ہیں۔ ان کو تشکیل دینے، ان پر عمل درآمد کرانے اور ان کے مطابق عوام کو انصاف فراہم کرنے کی ذمہ داری حکومت پر ہوتی ہے۔ حکومت کے تین شعبے ہیں جو اپنا اپنا کام کرتے ہیں۔

- ☆ **مقننہ:** ریاست کے لیے قانون بناتی ہے۔
- ☆ **انتظامیہ:** ریاست میں قانون پر عمل درآمد کراتی ہے۔
- ☆ **عدلیہ:** قانون کے مطابق انصاف مہیا کرتی ہے۔

-4 اقتدارِاعلیٰ (Sovereignty)

اقتدارِ اعلیٰ ریاست کا وہ اعلیٰ و ارفع اختیار ہے جس کی وجہ سے وہ بیرونی دباؤ سے آزاد ہوتی ہے اور اندرونی طور پر تمام افراد اور اداروں پر حاوی ہوتی ہے۔ اقتدارِ اعلیٰ لازمی عنصر ہے جس کے بغیر مکمل ریاست کا تصور پورا نہیں ہوتا۔

سرحد (Boundary)

سرحد ایک روایتی لائن ہے جو ریاست کی حدود کی نشان دہی کرتی ہے۔ سرحدوں کی نشان دہی دیواروں یا باڑ کے ساتھ کی جاسکتی ہے۔ مختلف ممالک اپنی اپنی حدود کی حد تک متفق ہیں۔ جب آپ یہ حد (سرحد) گزر جاتے ہیں تو آپ پڑوسی ملک کے علاقے میں داخل

سرحد

ہوجاتے ہیں۔ لہٰذا سرحد ایک خودمختاری کا نشان ہے۔ حکومت اپنی ریاست کی سرحدوں کی حدود کے اندر اتھارٹی رکھتی ہے۔ جو سرحد سے باہر کچھ میٹر کے فاصلے پر ہوتا ہے وہ ریاست کی پریشانی سے بالاتر ہے، جب تک کہ اس کے قومی مفادات متاثر نہیں ہوتے۔

اسی طرح، جب سرحدوں کے بارے میں بات کرتے ہیں تو ان میں ایک وسیع ٹپولوجی (Topology) موجود ہے۔ عام طور پر تارکین وطن یا ممنوعہ مصنوعات (جیسے منشیات یا ممنوعہ اشیا) کے غیر قانونی داخلے کو روکنے کے لیے ہر سرحد کی حفاظت کی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر امریکا اور میکسیکو کے مابین سرحد سے ہزاروں میکسیکن شہری بہتر زندگی کی تلاش میں امریکا میں داخل ہونے کی کوشش کرتے ہیں اس لیے یہاں سب سے زیادہ محافظ پہرہ دیتے ہیں۔ سرحدوں کی کئی اقسام ہیں مثلاً: طبعی سرحدیں (Physical Boundaries)، سیاسی سرحدیں (Political Boundaries) اور سمندری سرحدیں (Maritimes Boundaries) وغیرہ۔

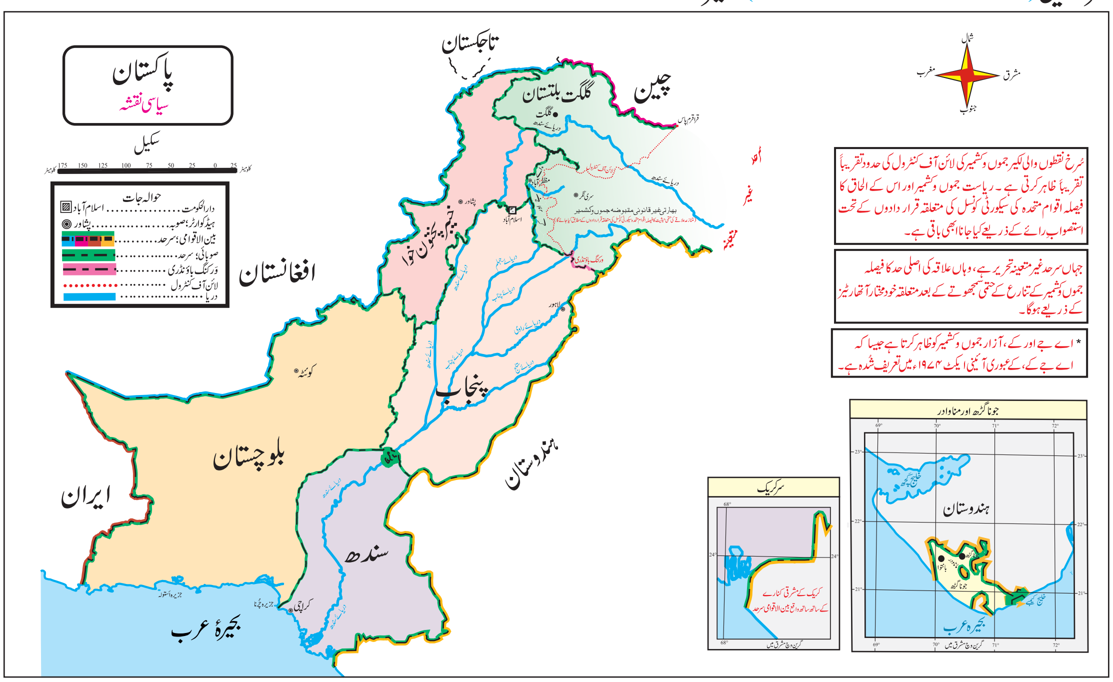

فرنٹیئر (Frontier)

فرنٹیئر ایک سرحد کے قریب یا اس سے باہر سیاسی اور جغرافیائی علاقہ ہے۔ یہ اصطلاح 15 ویں صدی میں فرانسیسی زبان سے آئی۔ امریکا اور کینیڈا کے درمیان سرحد کو فرنٹیئر کہا جاتا ہے۔ فرنٹیئر بعض اوقات غیر منقسم علاقے جیسے پہاڑی سلسلے، دریا، دلدلی علاقے اور وسیع صحرائی علاقے وغیرہ بھی ہوسکتے ہیں۔

اسی طرح اگر ہم پاکستان کی حدود (سرحدوں) کا ذکر کریں تو پاکستان کے جنوب میں 1058 کلومیٹر کی ساحلی پٹی ہے جو بحیرہ عرب سے ملتی ہے۔ پاکستان کے مشرق میں بھارت ہے، جس کے ساتھ بین الاقوامی سرحد 2100 کلومیٹر، ورکنگ باؤنڈری 202 کلومیٹر اور لائن آف کنٹرول 869 کلومیٹر ہے۔ شمال مشرق میں چین کے ساتھ پاکستان کی سرحد 599 کلومیٹر ہے۔ مغرب میں افغانستان کے ساتھ سرحد کو ڈیورنڈ لائن کہتے ہیں، جس کی لمبائی 2611 کلومیٹر ہے۔ ایران کے ساتھ پاکستان کی سرحد 909 کلومیٹر ہے۔ پاکستان کو شمال میں ایک تنگ واخان راہداری تاجکستان سے جدا کرتی ہے۔

پاکستان کی جیواسٹریٹجک اہمیت

(Geo-Strategic Significance of Pakistan)

پاکستان جنوبی ایشیا میں واقع ہے۔ اس کا رقبہ 796096 مربع کلومیٹر ہے۔ جغرافیائی محل وقوع کے اعتبار سے پاکستان کو ایک منفرد حیثیت حاصل ہے۔ پاکستان میدانوں، پہاڑی سلسلوں، صحراؤں اور ساحلی پٹیوں کی سرزمین ہے۔ خلیج فارس کا تیل سے مالا مال علاقہ پاکستان کے جنوب مغرب میں ہے۔ دنیا کے تیل کا 70 فیصد آبنائے ہرمز سے گزرتا ہے۔ جو کہ پاکستان کے ساتھ ہے۔ درہ خنجراب پاکستان کو ہمسایہ دوست ملک چین سے ملاتا ہے۔ واخان کی تنگ پٹی وسطی ایشیا کے ممالک تاجکستان کو پاکستان سے الگ کرتی ہے۔

14 اگست 1947ء کو جب پاکستان ایک آزاد اور خودمختار ریاست کے طور پر دنیا کے نقشے پر ابھرا تو اس کی معاشی حالت اتنی اچھی نہ تھی۔ تاہم ان تمام باتوں کے باوجود یہ ملک کئی عوامل کے باعث ترقی کرتا چلا گیا۔ ان عوامل میں اس کا جیواسٹریٹجک (Strategic Location) محل وقوع خاص اہمیت کا حامل ہے۔ پاکستان کی جیواسٹریٹجک اہمیت درج ذیل ہے۔

i۔ بڑی طاقتوں کی قربت: (Proximity to Great Powers)

پاکستان بڑی طاقتوں کے سنگم پہ واقع ہے اس کے ہمسایوں میں ایک بڑی طاقت چین اور دوسری بڑی طاقت روس ہے۔ عالمی

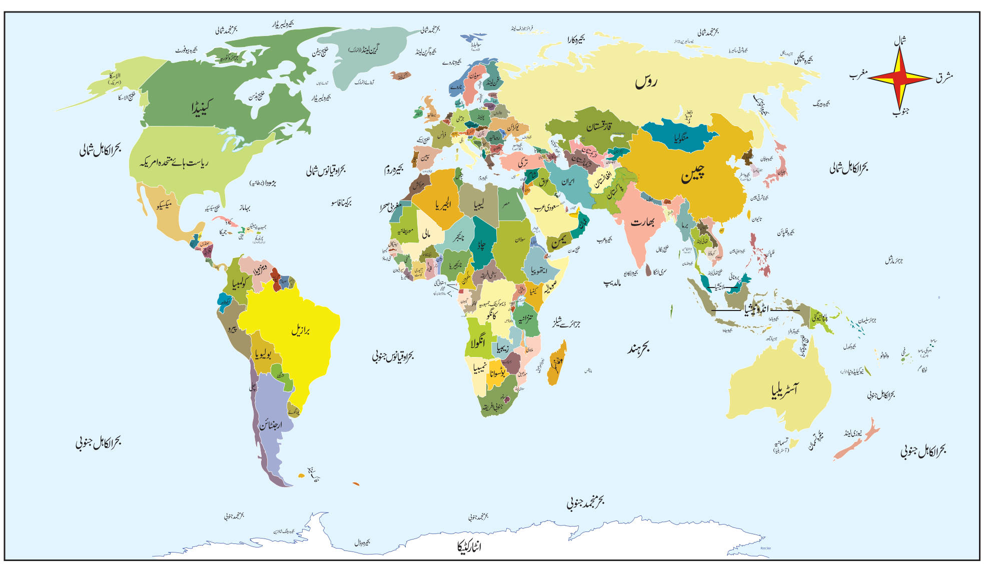

دنیا کا نقشہ ایک نظر میں

طاقتوں کے درمیان کوئی بھی معاہدہ یا سمجھوتہ پاکستان کی اہمیت کو بڑھا دیتا ہے۔ 9/11 اور اس کے بعد میں ہونے والے واقعات اور حالیہ افغانستان کے حالات نے پاکستان کی جغرافیائی اہمیت مزید بڑھادی ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟ 9/11 کو کیا ہوا تھا؟

ii۔وسطی ایشیا کا گیٹ وے(Gateway to Central Asia)

پاکستان تیل سے مالا مال مشرقِ وسطیٰ کے ممالک کے بہت قریب واقع ہے۔ یہ پٹی ایران سے شروع ہوکر سعودی عرب تک پھیلی ہوئی ہے۔ وسطی ایشیا سے دنیا کو تیل کی سپلائی ہو یا تجارتی سامان۔ پاکستان وسطی ایشیائی ریاستوں کے لیے گیٹ وے کا کام کرتا ہے۔ کیونکہ وسطی ایشیا کے ممالک خشکی سے گھرے ہوئے ہیں۔ پاکستان کی اہم بندرگاہیں گوادر اور کراچی بحری جہازوں کی آمدروفت کی سہولت فراہم کرتی ہے۔

اہم معلومات

دُنیا میں 54 ممالک خشکی سے گھرے ہوئے ہیں۔جن کو(Land Locked) کہا جاتا ہے

iii۔جنوبی ایشیا اور جنوب مغربی ایشیا کے درمیان پُل
(Bridge Between South Asia and South West Asia)

ایران اور افغانستان میں توانائی کے ذرائع کثرت سے پائے جاتے ہیں جب کہ بھارت اور چین اور یگر ممالک میں ان کی کمی ہے۔ بھارت اور چین دنیا کے سب سے زیادہ آبادی رکھنے والے ممالک ہیں جہاں توانائی کی کھپت بہت زیادہ ہے۔چین نے سی۔ پیک (CPEC) چین، پاکستان اقتصادی راہداری کے ذریعے بحیرہ عرب اور بحرِ ہند تک رسائی حاصل کر لی ہے۔اس طرح جنوبی ایشیا اور جنوب مغربی ایشیا کے درمیان پاکستان ایک پُل کا کام دیتا ہے۔

iv۔واحد اسلامی جوہری ملک(Only Islamic Atomic Power Country)

قریباً دنیا کے ہر ملک میں مسلمان آباد ہیں اور اس وقت قریباً 57 سے زائد اسلامی ممالک ہیں،جن میں پاکستان واحد اسلامی ملک ہے جس کے پاس ایٹمی (اٹامک پاور) صلاحیت ہے۔ پاکستان 28 مئی 1998ء کو ایٹمی دھماکے کر کے اسلامی دنیا کا پہلا ایٹمی ملک بن گیا،جس کی وجہ سے نہ صرف خطے بلکہ پوری اسلامی دُنیا میں پاکستان کا سیاسی، سماجی و اقتصادی سرگرمیوں پر اثرورسوخ کافی حد تک بڑھ گیا ہے۔

v۔قدرتی وسائل(Natural Resources)

پاکستان اپنے قدرتی وسائل کی وجہ سے خاص اہمیت رکھتا ہے۔دریائے سندھ کے میدان دنیا کے زرخیز ترین میدانوں میں شامل ہیں جو کہ اناج کی ٹوکری کہلاتے ہیں۔

vi۔ٹرانزٹ اکانومی کے طور پر اہمیت(Importance as Transit Economy)

پاکستان اس کے اسٹریٹجک محل وقوع کی وجہ سے ٹرانزٹ اکانومی کو ترقی دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ پاکستان، چین، افغانستان اور وسطی ایشیائی ریاستوں کو صرف 2600 کلومیٹر مختصر ترین راستہ پیش کرتا ہے۔ گوادر بندرگاہ، گرم اور گہرے پانی کی بندرگاہ ہے۔ یہ خلیج فارس اور

آبنائے ہرمز کے منہ پر واقع ہے۔

برائے اساتذہ: طلبہ کوٹرانزٹ اکانومی کے تصور سے روشناس کروائیں۔

یہ بندرگاہ پاکستان کے لیے بہت بڑی اسٹریٹجک اور اقتصادی اہمیت رکھتی ہے۔ یہ بین الاقوامی سمندری جہازوں اور تیل کے تجارتی راستوں کے جنکشن پر واقع ہے۔ گوادر پاکستان کے بین الاقوامی تجارتی مرکز کے طور پر کام کر سکتی ہے۔ گوادر بندرگاہ تین خطوں یعنی وسطی ایشیا، جنوبی ایشیا اور مشرقِ وسطیٰ کو ملاتی ہے۔ مستقبل میں یہاں روزگار کے بے پناہ مواقع پیدا ہوں گے اور بلوچستان کی ترقی میں مدد ملے گی۔

گوادر خلیج فارس اور آبنائے ہرمز سے نکلنے والی لائن آف کمیونیکیشن کی نگرانی میں پاکستان کی مدد کرے گی۔ گوادر تیل کے سمندری راستوں اور جنوبی ایشیا، افریقہ، وسطی ایشیا اور مشرقِ وسطیٰ کے درمیان تجارتی روابط کو بھی کنٹرول کرے گی۔ ٹرانزٹ ٹریڈ فیس اور زرِمبادلہ کے ذخائر کے ذریعے معاشی ترقی میں مدد ملے گی۔ پاکستان تیل اور توانائی کے شعبوں میں دیگر ممالک کے ساتھ تعاون کو بڑھائے گا۔ سیاحت کو فروغ ملے گا۔ ہوٹل کی صنعت اور تجارت سے ملکی آمدنی میں اضافہ ہوگا۔

vii۔ چین پاکستان اقتصادی راہداری (China Pakistan Economic Corridor) (CPEC)

پاکستان کی سٹریٹجک پوزیشن چین کے لیے بہت اہمیت کی حامل ہے۔ چین کی تقریباً 80 فیصد تجارت اور توانائی کی درآمدات آبنائے ملاکا اور بحرِ ہند سے ہوتی ہیں۔ چین کی عام کھپت کا 40 فیصد آبنائے ملاکا سے گزرتا ہے۔ کوئی بھی تنازعہ چین کی توانائی کی سپلائی کو روک سکتا ہے۔ چین اس خطرے سے آگاہ ہے اور ایک محفوظ متبادل راستہ ڈھونڈنے میں لگا ہوا ہے۔ اس مقصد کے لیے چین اور پاکستان نے CPEC یعنی چین پاکستان اقتصادی راہداری کی بنیاد رکھی۔ چین پاکستان اقتصادی راہداری چین کو خلیج فارس میں داخلے کا راستہ فراہم کرے گا۔ اس مقصد کے لیے چین کی سرحد سے گوادر کی بندرگاہ تک جدید سڑکوں کا جال بچھایا جا رہا ہے۔ یہ تمام سڑکیں CPEC کا حصہ ہوں گی۔ گوادر کی بندرگاہ، چین کو افغانستان اور وسطی ایشیائی ریاستوں تک رسائی فراہم کرے گی۔

viii۔ پاکستان۔ عمان میرین بارڈر (Pakistan-Oman Marine Border)

پاکستان اور عمان نے 2000ء میں ایک معاہدے کے تحت اپنی سمندری حدود طے کی ہیں۔ سمندر کے بین الاقوامی قانون کے مطابق اور اس کی پاسداری کرتے ہوئے برادر ملک عمان کے ساتھ سمندری حدود کا یہ اشتراک پاکستان کی جغرافیائی اہمیت کو مزید بڑھاتا ہے۔

ix۔ مسلم ممالک کا مرکز (Central Point of Muslim Country)

انڈونیشیا سے مراکش تک، اسلامی ممالک کا ایک بلاک ہے جس میں پاکستان کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ پاکستان مسلم دنیا کی اقتصادی ترقی، وسائل کی نقل و حمل اور دیگر شعبوں میں کلیدی کردار ادا کر سکتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ پاکستان کو دنیائے سیاست میں بڑی اہمیت ہے، لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے اور اس کے بہت سارے مسائل ہیں جیسا کہ توانائی کا بحران، بڑھتی ہوئی آبادی اور کمزور معیشت، دہشت گردی وغیرہ۔ لیکن پاکستان میں اپنی اسٹریٹجک پوزیشن سے فائدہ اٹھانے اور اپنی ملکی معیشت کو مضبوط بنانے کی صلاحیت موجود ہے۔

پاکستان کے ہمسایہ ممالک کے ساتھ تعلقات
(Pakistan's Relations with Neighbouring Countries)

پاکستان کی سرحدیں چار ممالک سے ملتی ہیں۔ ان میں چین، افغانستان، ایران اور بھارت شامل ہیں۔ یہ پاکستان کے ہمسایہ ممالک کہلاتے ہیں۔ پاکستان کے ان ممالک کے ساتھ تعلقات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

پاکستان۔ایران تعلقات (Pakistan-Iran Relations)

ایران پاکستان کا برادر اسلامی ہمسایہ ملک ہے۔ جب پاکستان معرض وجود میں آیا تو ایران پہلا ملک تھا جس نے پاکستان کو تسلیم کیا اور سفارتی تعلقات قائم کیے پاکستان نے اس عظیم ہمسائے کے ساتھ تعلقات کو کتنی اہمیت دی اس کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ پاکستان کی تشکیل کے صرف ایک ہفتہ بعد 22 اگست 1947ء کو قاضی محمد عیسیٰ نے جو بلوچستان مسلم لیگ کے صدر تھے ایران میں پاکستانی سفیر کی ذمہ داری سنبھالی۔ پاکستان اور ایران کے درمیان تعلقات کا بھرپور اظہار اس وقت ہوا جب شاہ ایران مارچ 1950ء کو پاکستان کے دورے پر آئے۔ گورنر جنرل خواجہ ناظم الدین نے بطور سربراہ مملکت ان کا خیر مقدم کیا۔ مارچ 1956ء میں شاہ ایران نے پاکستان کا دوسری مرتبہ دورہ کیا۔ اس موقع پر ہر شہر میں شاہ کا شاندار استقبال کیا گیا۔ یکم مارچ 1950ء کے دورہ کے موقع پر شاہ ایران نے فرمایا:

''جس دن سے پاکستان کی آزاد اور خودمختار مملکت وجود میں آئی تھی اسی دن سے میری یہ دلی خواہش تھی کہ میں خود اس مملکت کو دیکھوں جو مذہبی وابستگی کے علاوہ ایران سے بے شمار رشتوں سے مربوط ہے۔''

پاکستان ایران اور ترکی کے درمیان ''علاقائی تعاون برائے ترقی'' (آر۔سی۔ڈی) کا معاہدہ ان تینوں ریاستوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے کا سبب بنا۔ جنرل ایوب خاں کے دورِ حکومت میں اس معاہدے کے ذریعے سے یہ تینوں برادر ممالک ایک دوسرے سے

جنوبی ایشیا کا نقشہ

بہت زیادہ معاشی تعاون کر رہے تھے۔ یہ تعاون معاشی، عسکری اور سیاسی نوعیت کا تھا۔ جنگ کے بھاری اخراجات میں تیل کی سپلائی خصوصی اہمیت کی حامل رہی ہے۔ ایران نے ان معاملات میں فراخ دلی دکھائی۔ بین الاقوامی سطح پر بھی ایران پاکستان کے مؤقف کی حمایت کرتا چلا آ رہا ہے۔

ذوالفقار علی بھٹو کے دورِ حکومت میں پاکستان اور ایران کے درمیان قُربتوں میں مزید اضافہ ہوا۔ ایران نے نہ صرف سابقہ قرضوں میں بہت سی رعایتیں دیں، بلکہ مزید قرضے بھی فراہم کیے، جن سے 1971ء کی پاک بھارت جنگ کے مُضر اثرات کم کرنے اور پاکستان کی تعمیرِ نو کرنے میں مدد ملی۔ پاکستان اور ایران کے درمیان مذہبی اور ثقافتی تعلقات دونوں ریاستوں کے عوام کو ایک دوسرے کے زیادہ قریب لے آئے ہیں۔

پاکستان سے ہر سال لاکھوں کی تعداد میں زائرین ایران جاتے ہیں اور مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کرتے ہیں۔ پاکستان اور ایران ''اسلامی کانفرنس کی تنظیم'' کے نہایت فعال رکن ہیں۔ یہ تنظیم مسلم اُمہ کے مسائل حل کرنے میں اگرچہ بہت فعال نہیں ہے، مگر اس کے باوجود کئی ایک چھوٹے چھوٹے مسائل کے حل میں معاون ہے۔

پاکستان اور ایران ''اقتصادی تعاون کی تنظیم'' (Economic Cooperation Organization) کے بھی رکن ہیں، اس طرح وسط ایشیائی ریاستیں، پاکستان اور ایران ایک دوسرے کے ساتھ قریبی تعاون کرتے ہیں۔

دونوں برادر ممالک ایک دوسرے کے ساتھ تعاون میں مزید اضافہ کر کے ایک دوسرے کے لیے اور اقوامِ عالم کے لیے زیادہ مفید کردار ادا کر سکتے ہیں، لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ان دونوں ریاستوں کے مالی، جغرافیائی، فنی، صنعتی اور انسانی وسائل سے متعلق تعاون کو باہم فروغ دیا جائے۔ اس طرح دونوں ریاستوں کی ترقّی کے عمل کو تیز تر بنایا جا سکتا ہے۔

پاکستان اور افغانستان کے تعلقات (Pakistan and Afghanistan Relations)

قیامِ پاکستان کے بعد افغانستان نے پاکستان کو 1948ء میں تسلیم کیا اور یوں سفارتی تعلقات کی ابتدا ہوئی۔ افغانستان کی پاکستان کے ساتھ طویل مشترکہ سرحد ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان مذہب، تاریخ اور ثقافت کے مضبوط رشتے ہیں۔ دونوں ریاستوں کے عوام کے تعلقات کی تاریخ صدیوں پر محیط ہے، اس لیے دونوں ممالک میں قریبی اور گہرے تعلقات قائم ہیں۔ حکومتی سطح پر پاکستان اور افغانستان کے تعلقات میں کئی اُتار چڑھاؤ آتے رہے ہیں۔

افغانستان پر روسی حملے کے وقت پاکستان نے افغان عوام کا ساتھ دیا۔ افغانستان سے لاکھوں افغان مہاجرین نے پاکستان کا رُخ کیا۔ پاکستان نے خالص انسانی بنیادوں پر اُنھیں پناہ دی اور امدادِ باہمی کا عملی نمونہ پیش کیا۔ پاکستان نے روسی جارحیت کی کُھل کر مذمت کی اور افغانستان کے آزاد اسلامی تشخص کی بحالی کے لیے ہر ممکنہ کوششیں کیں۔ افغان عوام نے امریکا اور پاکستان کے تعاون سے اپنے وطن کا دفاع کیا اور یوں روسی قبضے سے نجات پائی۔ اس کے بعد طالبان کا دور شروع ہوا تو پاک افغان تعلقات میں نمایاں بہتری آئی۔

قیامِ پاکستان سے قبل جب برصغیر پاک و ہند پر برطانیہ کا قبضہ تھا، برطانیہ کو ہر وقت یہ فکر لاحق رہتی تھی کہ شمال مغربی سرحد تک روس کا اقتدار نہ بڑھ جائے یا خود افغانستان کی حکومت شمال مغربی سرحدی صوبہ (موجودہ خیبر پختونخوا) میں افراتفری پیدا نہ کروا دے۔ ان خطرات سے نجات حاصل کرنے کی خاطر وائسرائے ہند نے والیِ افغانستان امیر عبدالرحمٰن خان سے مراسلت کی اور اُن کی دعوت پر ہندوستان کے وزیرِ امورِ خارجہ ماٹیمر ڈیورنڈ (Mortimer Durand) ستمبر 1893ء میں کابل گئے۔

نومبر 1893ء میں دونوں حکومتوں کے مابین 100 سال کے لیے ایک معاہدہ طے پایا، جس کے نتیجے میں سرحد کا تعین کر دیا گیا، جو ڈیورنڈ لائن (Durand Line) کہلاتی ہے اور اس کی لمبائی قریباً 2611 کلومیٹر ہے۔ قیامِ پاکستان کے بعد پاکستان کی حکومت نے یہ معاہدہ برقرار رکھا، مگر افغانستان اس سے کتراتا رہا ہے، جس کی وجہ سے دونوں ممالک کے تعلقات تناؤ کا شکار ہیں۔

افغانستان چاروں طرف سے خشکی سے گھرا ہوا ملک ہے، جس کا کوئی سمندر نہیں، اسی لیے اس کی سمندری تجارت پاکستان کے ذریعے سے ہوتی ہے۔ اگرچہ افغانستان کے پاس تیل اور دوسرے ذرائع آمدورفت کی کمی ہے، مگر اس کی جغرافیائی حیثیت ایسی ہے کہ وہ وسط ایشیا، جنوبی ایشیا اور مشرقِ وسطیٰ کے درمیان ہے اور تینوں خطّوں سے ہمیشہ اس کے نسلی، مذہبی اور ثقافتی تعلقات رہے ہیں۔ وسطی ایشیائی ممالک کے لیے افغانستان بہت اہم ہے کیوں کہ ان ممالک کو افغانستان سے گزر کر پاکستان کی بندرگاہیں استعمال کرنا پڑتی ہیں۔

11 ستمبر 2001ء میں امریکا میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے حادثے کے بعد امریکا نے افغانستان پر حملہ کر دیا افغانستان میں طالبان کی حکومت ختم کر دی گئی اور وہاں نئی حکومت قائم ہوئی۔ 9/11 کے بعد ہزاروں افغان مہاجرین پاکستان میں ہجرت کر کے آئے اور ابھی تک مختلف شہروں میں رہائش پذیر ہیں۔ موجودہ دور میں افغانستان میں طالبان کی حکومت دوبارہ قائم ہو چکی ہے۔ پاکستان، افغانستان میں دیرپا امن اور استحکام کے لیے کوشاں ہے۔ مستقبل میں پاکستان اور افغانستان کے درمیان بہتر تعلقات کی امید ہے۔

پاکستان اور چین کے تعلقات (Pakistan and China Relations)

پاک چین دوستی بین الاقوامی تعلقات میں مثالی حیثیت رکھتی ہے۔ اگرچہ دونوں ریاستوں کی تہذیب وثقافت میں واضح فرق ہے، مگر قومی مفادات اور کشادہ دلی نے دونوں ریاستوں کو ایک دوسرے کے بہت قریب کر رکھا ہے۔ 1949ء میں چین کے قیام کے بعد پاکستان نے اسے آزاد اور خودمختار ملک کی حیثیت سے تسلیم کیا۔

ابتدا سے ہی پاک چین تعلقات خوش گوار اور تعمیری رہے ہیں۔ دونوں ممالک کی مشترکہ سرحد کی لمبائی قریباً 599 کلومیٹر ہے۔ پاکستان کی تعمیر وترقّی میں چین نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ پاک بھارت جنگوں میں چین نے فراخ دلی اور دلیری سے پاکستان کا ساتھ دیا۔ اس طرح ایک بڑی طاقت کا تعاون حاصل ہونے سے پاکستانیوں کے حوصلے بلند ہوئے۔

چین کو اپنے ابتدائی دور میں عالمی سطح پر مشکلات کا سامنا تھا۔ اس دور میں پاکستان نے چین کا ساتھ دیا۔ عالمی اداروں کی رکنیت حاصل کرنے کے لیے بھی پاکستان نے چین کی کھلے دل سے معاونت کی جب کہ دوسری طرف امریکا اور یورپی ریاستیں اشتراکی چین کی کھلی مخالفت کر رہی تھیں، پاکستان امریکا کا اتحادی بھی تھا مگر اس کے باوجود پاکستان نے چین کے ساتھ دوستی کا حق نبھایا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

عوامی جمہوریہ چین آبادی کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے۔ ہر سال یکم اکتوبر کو چینی باشندے اپنا یومِ آزادی پورے قومی جوش وجذبے اور وقار سے مناتے ہیں۔ چین کی کرنسی کا نام یوان (Yuan) ہے۔

چین نے پاکستان کی صنعتی اور معاشی ترقّی میں بہت فعال اور مؤثر کردار ادا کیا ہے۔ پاکستان کی قومی تعمیر میں چین کا خصوصی کردار ہے۔ چین نے پاکستان میں ٹینک سازی اور طیارہ سازی میں بھرپور مدد کی، جس کی وجہ سے پاکستان کی اسلحہ سازی کی صنعت نے بہت ترقّی کی، اس کے علاوہ چین، پاکستان کی مختلف دفاعی منصوبہ جات میں بھی بھرپور مدد کر رہا ہے

پاک چین دوستی کی بہت بڑی علامت شاہراہِ قراقرم ہے۔ یہ شاہراہِ ریشم کے نام سے بھی جانی جاتی ہے۔ اس سڑک کے ذریعے

سے دونوں ممالک ایک دوسرے کے ساتھ باہم تجارت اور آمدورفت کرتے ہیں۔

شاہراہِ ریشم

چین، پاکستان معاشی راہ داری

اس کے علاوہ پاکستان میں چینی انجینئر مختلف شعبوں میں ہمارے ہنرمندوں اور جوانوں کو تربیت دے رہے ہیں۔ پاکستان میں چین کی فنی امداد کا جال بچھا ہوا ہے۔سی پیک (CPEC) یعنی چین، پاکستان معاشی راہ داری کے بعد پاکستان اور چین کے تعلقات مزید مضبوط ہو گئے ہیں۔چین پاکستان میں بہت سے منصوبوں پر کام کر رہا ہے۔ان منصوبوں میں ڈیم، سڑکیں اور ریلوے لائنوں کی تعمیر جیسے منصوبے بھی شامل ہیں۔

پاکستان اور بھارت کے تعلقات (Pakistan and India Relations)

پاکستان کی طویل ترین سرحد تقریباً 2100 کلومیٹر بھارت کے ساتھ ہے۔ یہ سرحد بحیرہ عرب کے ساحل پر واقع رن آف کچھ کے علاقے سے شروع ہو کر شمال میں ریاست جموں و کشمیر تک جاتی ہے۔علاوہ ازیں جموں و کشمیر میں فائر بندی کی لائن ہے جو آزاد کشمیر کو مقبوضہ کشمیر سے علیحدہ کرتی ہے۔قیامِ پاکستان سے اب تک ہندوستان ہمارے خلاف جارحانہ عزائم رکھے ہوئے ہے۔ بھارت نے پاکستان کے لیے بے شمار مشکلات پیدا کی ہیں۔ بھارتی حکمرانوں نے تقسیم برصغیر کے فوراً بعد پاکستان کے مالیاتی اور دفاعی اثاثے روک لیے۔لاکھوں مسلمانوں کو شہید کر دیا۔اور کروڑوں کو ہجرت پر مجبور کیا۔ پاکستان کے حصے کا نہری پانی بند کر دیا گیا۔ ریاست جموں و کشمیر کے ایک وسیع علاقے پر اپنا فوجی تسلط جما لیا۔ پاکستانی راہنماؤں نے مسلسل کوشش جاری رکھی کہ بھارت سے تعلقات اچھے ہمسایوں جیسے ہو سکیں لیکن ایسا نہ ہو سکا۔

پاکستان اور بھارت کی تاریخ جنگوں کی تاریخ بن کر رہ گئی ہے۔پہلی جنگ 1948ء میں لڑی گئی۔کشمیر کے محاذ پر لڑی جانے والی اس جنگ میں پاکستانی عوام، قبائلیوں اور مسلح افواج نے نہایت دلیری سے بھارتی مسلح افواج کا سامنا کیا۔نہ صرف کامیابی سے مادرِ وطن کا دفاع کیا بلکہ بھارت کے قبضہ سے آزاد جموں و کشمیر کا قابلِ ذکر علاقہ بھی خالی کرا لیا۔اس جنگ میں قبائلی لشکریوں کا کردار خصوصی اہمیت کا حامل تھا جو کہ سری نگر تک جا پہنچے تھے۔

بھارتی وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے سلامتی کونسل میں جنگ بندی کی قرارداد منظور کرائی۔سلامتی کونسل میں پنڈت جواہر لال نہرو نے اقرار کیا کہ وہ کشمیریوں کو حق خود ارادیت دیں گے، مگر یہ محض وعدہ ہی ثابت ہوا۔1965ء میں 6 ستمبر کی رات پاکستان اور بھارت کے درمیان لاہور، قصور اور سیالکوٹ کے محاذ پر جنگ کا آغاز ہوا۔ پاکستانی فوج نے جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے بھارتی حملے کا

بھرپور جواب دیا اور دشمن کو پیچھے دھکیل دیا۔

دسمبر 1971ء میں بھارت اور پاکستان کے درمیان ایک دفعہ پھر جنگ کا آغاز ہوا۔ اس جنگ میں بھارت کو کسی حد تک مقامی لوگوں کی حمایت حاصل تھی، جس وجہ سے پاکستان اپنے ایک حصّے سے محروم ہوا اور مشرقی پاکستان 16 دسمبر 1971ء کو بنگلہ دیش کے نام سے دنیا کے نقشے پر نمایاں ہوا۔

جنگوں کے علاوہ بھارت اور پاکستان کے درمیان دیگر معاملات بھی کچھ خوش گوار نہیں رہے۔ خواہ وہ ابتدائی ایام میں نہری پانی کا مسئلہ ہو یا دفاعی و مالی اثاثوں کی تقسیم ہو، ریاستوں کا الحاق ہو یا سرحدی معاملات۔ بھارتی قیادت مسئلہ کشمیر سمیت دیگر تمام مسائل کو حل کرنے کے لیے سنجیدہ نظر نہیں آتی۔

اگرچہ دونوں ممالک کے درمیان اعتماد بحال کرنے کے کئی معاملات پر بات چیت ہوئی، جن میں تجارت، بس سروس، وفود کے تبادلے اور کرتار پور راہ داری وغیرہ شامل ہیں۔ دونوں ممالک کے عوام بھی یہ چاہتے ہیں کہ جو وسائل جنگ پر صَرف کیے جاتے ہیں، وہ عوام کے مسائل حل کرنے پر خرچ کیے جائیں۔ جب تک کشمیر کا مسئلہ حل نہیں ہوتا، یہ تعلقات مضبوط بنیادوں پر خوش گوار فضا میں قائم نہیں ہو سکتے۔

قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کے بقول، کشمیر پاکستان کی شہ رَگ ہے، لہٰذا دونوں ریاستوں کے درمیان خوش گوار تعلقات کے قیام کے لیے مسئلہ کشمیر کا منصفانہ حل ضروری ہے۔

اہم نکات

- ☆ سیاسی جغرافیہ کا باقاعدہ آغاز 1930ء میں ہوا۔
- ☆ دنیا میں بڑی تباہ کُن جنگوں میں جنگِ عظیم اوّل اور جنگِ عظیم دوئم شامل ہیں۔
- ☆ آبادی، علاقہ، حکومت اور خودمختاری ریاست کے چار عناصر ہیں۔
- ☆ اپنی خودمختاری کی حفاظت کے لیے بہت سارے ممالک فوج رکھتے ہیں۔
- ☆ پاکستان کے چار پڑوسی ممالک ہیں۔
- ☆ پاکستان اور بھارت کے درمیان بین الاقوامی سرحد کو (Redclif Line) کہتے ہیں۔
- ☆ مقنّنہ، عدلیہ اور انتظامیہ حکومت کے تین ستون ہوتے ہیں۔
- ☆ انڈونیشیا سے مراکش تک مسلمان ممالک کا ایک بلاک ہے جس میں پاکستان کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔
- ☆ افغانستان اور وسطی ایشیائی ممالک خشکی سے گھرے ہوئے ہیں اور ان کو سمندر تک جانے کے لیے پاکستان سے ہو کر جانا پڑتا ہے۔
- ☆ پاکستان 28 مئی 1998 کو دنیا کا ساتواں اور مسلم ممالک کا پہلا ایٹمی ملک بنا۔
- ☆ چین، پاکستان معاشی راہداری (CPEC) ایک گیم چینجر (Game Changer) منصوبہ ہے۔

مشقی سوالات

1۔ ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

i- سیاسی جغرافیہ کا باقاعدہ آغاز ہوا:

(1897ء میں 1930ء میں 1939ء میں 1995ء میں)

ii- ریاست کے عناصر ہیں:

(2 3 4 5)

iii- افغانستان اور پاکستان کے درمیان سرحد کو کہتے ہیں:

(ریڈکلف لائن ڈیورنڈ لائن مسکمین لائن 24th پیرالل)

iv- پاکستان ایٹمی طاقت بنا:

(1924ء میں 1988ء میں 998 ء میں 2004ء میں)

v- پاکستان کو سب سے پہلے تسلیم کرنے والا ملک ہے:

(افغانستان بھارت روس ایران)

vi- بھارت اور چین کی سرحدی جنگ ہوئی:

(1962ء میں 1965ء میں 1971ء میں 1999ء میں)

2۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

i- سیاسی جغرافیہ کی تعریف کریں۔

ii- قوم سے کیا مراد ہے؟

iii- ریاست کی تعریف کریں۔

iv- سرحد کی تعریف کریں۔

v- CPEC سے کیا مراد ہے؟

3۔ مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیل سے جواب دیں۔

i- ریاست سے کیا مراد ہے؟ ریاست کے عناصر پر نوٹ لکھیں۔

ii- پاکستان کی جیو اسٹریٹجک اہمیت (Geo-Strategic Significance) بیان کریں۔

iii- پاکستان اور چین کے تعلقات پر روشنی ڈالیں۔

iv- وسطی ایشیا اور افغانستان کے لیے پاکستان کی کیا اہمیت ہے؟ وضاحت کریں۔

v- پاکستان اور ایران کے تعلقات کی وضاحت کریں۔